



سوال

(100) نماز عصر کا وقت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ (نماز) عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ (پراخ حسین شاہ کامرہ کلاں ضلع اٹک)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابی داؤد (ج 1 ص 62) سنن ترمذی (ج 1 ص 38) اور صحیح ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (ج 1 ص 168) میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «أمنى جبريل عند البیت مرتین، فصلی الظهر فی الأولى مثنیاً حین کان الفیء مثل الشراک، ثم صلی العصر حین کان کل شیء مثل ظلیہ، ثم صلی المغرب حین وجبت الشمس وأظفر الصائم، ثم صلی العشاء حین غاب الشفق، ثم صلی الفجر حین برق الفجر وحزم الطعام علی الصائم، وصلی المزة الثانية الظهر حین کان ظل کل شیء مثل ظلیہ لوقت العصر بالأمس، ثم صلی العصر حین کان ظل کل شیء مثل ظلیہ، ثم صلی المغرب لوقتہ الأول، ثم صلی العشاء الآخرة حین ذهب ثلث الليل، ثم صلی الصبح حین أنفرت الأرض، ثم انتفتت إلى جبریل، فقال: يا محمد، هذا وقت الأنبياء من قبلك، والوقت فيما بين يديك الوقتين"

"مجھے جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے قریب دو دفعہ امامت کرائی۔ پس اس نے پہلے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سایہ تیسے کے برابر تھا۔ پھر اس نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔"

اور دوسری دفعہ ظہر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ جس وقت کل (پہلے دن) کی عصر پڑھی تھی۔ پھر اس نے عصر اس وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا۔ پھر جبریل علیہ السلام نے میری طرف رخ کر کے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے"

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "حدیث ابن عباس حدیث حسن" ابن عباس کی حدیث حسن ہے۔ نیز اسے ابن جان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بھی صحیح کہا ہے۔



(دیکھئے نصب الراية للدرایمی ج 1 ص 221، وراجع التلخیص الجمبر ج 1 ص 173)

محمد بن علی الیتموی نے لکھا: "واسنادہ حسن" اور اس کی سند حسن ہے (آثار السنن ص 51)

یہ صحیح روایت اپنے مدلل پر واضح اور صریح ہے۔ اس کے متعدد شواہد بھی ہیں۔ مثلاً

1- عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ / انخرجه النسائی (ج 1 ص 87) وغیرہ عن محمد بن عمرو بن ابی سلمة عندہ وفیہ ثم صلی العصرین راي الظل مثله

وانخرجه الحاکم (ج 1 ص 194) مختصر أو صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذہبی و صحیح ابن السکن وحسنہ الترمذی فی العلیل وقال الحافظ فی التلخیص الجمبر (ج 1 ص 173) باسناد حسن

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ حدیث جسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے آپ سے روایت کیا ہے اور اس میں ہے پھر آپ نے اس وقت عصر پڑھی جب سائے کو چیر کے مثل (برابر) دیکھ لیا۔ اسے حاکم نے بھی مختصر روایت کیا ہے اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ و ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے صحیح علی شرط مسلم (!) اور ابن السکن نے صحیح کہا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن کہا۔

2- عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ (انخرجه الوداود (ج 1 ص 63) وغیرہ مختصر أو فنیہ: "یصلی العصر والشمس مرتفعة یضاء قبل أن یتدخّلها الصفرة فیصرف الرجل من الصلاة فیاقی ذالک الخلیفۃ قبل غروب الشمس و صحیح الحاکم (ج 1 ص 193-192) وغیرہ"

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ حدیث جسے الوداود وغیرہ نے مختصر روایت کیا ہے اور اس میں ہے اور آپ اس وقت عصر پڑھتے جب کہ سورج بلند اور سفید ہوتا اس سے پہلے کہ اس میں زردی آجائے۔ پس نمازی نماز سے فارغ ہو کر غروب آفتاب سے پہلے ذوالخلیفہ تک پہنچ سکتا تھا۔ اسے حاکم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔

3- "عن جابر رضی اللہ عنہ (انخرجه النسائی (ج 1 ص 88) وغیرہ عنہ قال: سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مواقیث الصلاة فقال: (صلی معی) فصلی الظهرین زاغت الشمس والعصرین کان فی کل شیء مثله.... الخ وللحدیث طرق اخری عند الترمذی (ج 1 ص 38) وغیرہ و صحیح الحاکم (196/1) ووافقه الذہبی"

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ حدیث جسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھا پس آپ نے ظہر اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا اور عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا الخ۔

اس حدیث کی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے پاس اور بھی سندیں ہیں اور اسے حاکم رحمۃ اللہ علیہ و ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے صحیح کہا ہے مزید تحقیق کے لیے التلخیص الجمبر (ج 173-174) وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

ان احادیث صحیحہ صریحہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عصر کا وقت ایک مثل پر شروع ہو جاتا ہے۔ نیہوی صاحب نے اعتراف کرتے ہوئے کہا: "اور بے شک مجھے ایسی کوئی صریح صحیح یا ضعیف حدیث نہیں ملی جو اس پر دلالت کرتی ہو کہ ظہر کا وقت دو مثل تک باقی رہتا ہے۔ (آثار السنن ص 53) وما علینا الا البلاغ۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور 12/ صفر

1417ھ جلد 48 شمارہ)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



مجلس البحث الإسلامي
محدث فتوى

جلد 1 - کتاب الصلاة - صفحہ 272

محدث فتویٰ